سلف اور سلفیت

فضیلۃ الشیخ رضاء اللہ محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سلف اور سلفیت

ڈاکٹر رضاء اللہ محمد ادریس رحمہ اللہ

تجزیہ و تعارف

نظر ثانی و اضافہ
ڈاکٹر عبداللہ سلفی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

اسلام ہ علیکم ورحمۃ اللہ

ہمارے موجودہ زمانے میں لوگ کم علمی اور بے احتیاطی کی وجہ سے بہت سے وہمات اور اشکالات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر جب ایک مرتبہ وہ اپنے آپ کو ان وہمات کے سپرد کرتے ہیں تو معمولی فقہی اختلاف بھی ایک تنازعہ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔

یہاں سے ہی وہ ناسور پیدا ہوتا جو تنقید ورد سے ہوتا ہوا، باہمی اتحاد و بھائی چارے کو چاک چاک کرتا ہوا بغض و عناد کو جنم دیتا ہے۔

کچھ اسی طرح کی صورت حال کا سامنا آج صحیح العقیدہ اور سنت نبوی ﷺ کے پیروکاوں، شرک وبدعت سے اعلان برات کرنے والے افراد کو ہے۔

اہل حق میں یہ اختلاف لفظ 'سلف' کا استعمال کرنے میں ہے!

اسی طرح ایک عام مسلمان بھی لفظ سلف کے معنی و مفہوم سے ناوقف و نابلد ہے یہ مختصر رسالہ ایک عام مسلمان کو لفظ سلف اور اس کے مفہوم سے متعارف کروتا ہے اور اس مسئلے میں ایک اہل حق کے اتحاد و اتفاق کی تڑپ رکھنے اور اس تنازعہ کے شکار افراد کے لیے انشاً اللہ مفید اور رہنماء ثابت ہو گا۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اگر اس کاوش میں کوئی کمی بیشی رہ گئی تو اس سے درگزر فرما کر اسے قبول فرمائے۔

والسلام

ڈاکٹر عبداللہ سلفی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ ''سلف''، یہ عربی زبان کا ایک کثیر الاستعمال لفظ ہے۔

قرآن کریم میں چند جگہ استعمال ہوا ہے: مثلا

''فجعلناھم سلفا ومثلاً للآخرین''

(سورہ زخرف:26)

ہم نے انہیں بعد میں آنے والوں کے لیے پیش رو اور نمونہ عبرت بنادیا۔

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾

(سورۃالنساء : 22)

اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے مگر جو گزر چکا ہے یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بری راہ ہے۔

یعنی ان دونوں آیات میں لفظ سلف استعمال ہوا ہے۔ پہلی آیت میں 'سلفا' اور دوسری میں 'سلف'۔ دونوں الفاظ ایک ہی معنی اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں، 'پیش رو' یا 'گزرا ہوا'۔یعنی لفظ سلف سے مراد گزشتہ وسابقین کے ہیں۔

جب یہی لفظ ،کتب دینیہ و محافل دینیہ میں استعمال کیا جاتاہے جیسا کہ ''سلف'' یا ''اسلاف'' تو اس مراد مسلمانوں میں پہلے گزر جانے والے وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول ﷺ کی بلکل اسی طریقہ سے پیروی کی کہ جس طرح آپ ﷺ نے کیا یا کرنے کا حکم دیا۔ جن میں سب سے پہلے صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم آتے ہیں اور پھر قرآن وسنت اور فہم صحابہ کی روشنی میں عمل کرنے والے تابعین، تبع تابعین ،آئمہ عظام و علماء صالحین جو کے ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

مذہب سلف

''مذہب سلف'' سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر صحابہ کرام ، تابعین عظام، تبع تابعین اور بعد میں آنے والے وہ ائمہ دین گامزن تھے جن کا تدین اعلیٰ درجہ کو پہنچا ہوا تھا، اور جن کی امامت امت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نزدیک مسلم ہے، اور جن کے اقوال وافعال لوگوں کے نزدیک مقبول ہیں۔ ان لوگوں کا راستہ نہیں جو بدعت کے کاموں میں ملوث ہیں اور لوگوں کے نزدیک ناپسندیدہ القاب سے یاد کیے جاتے ہیں، جیسے خوارج، روافض، قدریہ، مرجیہ، جبریہ، جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ۔

(قواعد المنہج السّلفی ص:253، لوامع الانوار:20)

قرآن میں اللہ تعالیٰ صحابہ اکرام اور انکی اچھی طریقہ سے اتباع کرنے والوں کے لئے فرماتا ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(سورۃ توبہ: 100)

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔

معلوم ہوا کہ ہر پیش رو ہمارے لیے قابل اقتدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نمونہ اور قدوہ وہی سلف صالح ہو سکتے ہیں جو مذکورہ اوصاف کے حامل ہوں گے، یعنی صحابہ کرام، تابعین عظام، اور تبع تابعین جنہوں نے ایسے مبارک عہد میں زندگی گزاری جس کی فضیلت اور برتری کی شہادت خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور ساتھ ہی ان ائمہ دین کو بھی قدوہ اور نمونہ کی حیثیت حاصل ہے جن کا کتاب وسنت سے تعلق لوگوں کے نزدیک معروف اور جن کی امامت ودیانت داری امت کے نزدیک مسلم ہے۔ جو خود بدعت کے کاموں سے گریز کرتے اور لوگوں کو باز رکھنے کی جدوجہد فرماتے تھے۔ اس بناپر ہر وہ شخص جو ائمہ مذکورین کے عقائد، فقہ اور اصول کو لازمی طور پر اپناتا ہے، اسے ائمہ سلف کی جانب منسوب کیا جائے گا۔ زمانی یا مکانی اعتبار سے کتنی ہی دوری کیوں نہ پائی جاتی ہو۔ اور ہر وہ شخص جو ان کی مخالفت کرتا ہے اسے سلف کی جانب نہیں منسوب کیا جائے گا، خواہ وہ سلف کے درمیان ہی موجود رہا ہو اور زمانی یا مکانی اعتبار سے کوئی بُعد اور دوری نہ پائی جاتی ہو۔

(اہل السنہ والجماعہ معالم الانطلاقۃ الکبریٰ ص:52)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلف کی اتباع کیسے ہو:

جب ہم ائمۂ سلف کی اقتدا کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو کسی ایک شخصیت کا پابند بنائے بغیر کتاب وسنت سے جن مسائل واحکام کو سلف نے سمجھا اور مستنبط کیا ہے انہیں اختیار کرنا۔ عقیدہ وسلوک، عبادات ومعاملات غرضیکہ تمام دینی امور میں بالخصوص اُن امور میں جو بعد میں چل کر غیر اسلامی تاثیرات کا شکار ہو کر مختلف فیہ مسائل بن گئے، ان کے افکار ونظریات، آرائ واقوال کو نہ صرف تسلیم کرنا، بلکہ کتاب وسنت کا فہم حاصل کرنے کے لیے انہیں مشعل راہ بنانا، عملی زندگی میں ان کے طور وطریق کو اپنانا اور ان کے نقش قدم پر چلنا۔

''سلفی'' نسبت جائز یا ناجائز؟:

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری دین کے لیے ''اسلام'' کا لفظ پسند فرمایا ہے:

'' اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا''

(سورہ مائدہ: 3)

''جو آج میں نے تمہارے دین کو پورا کر دیا، تم پر اپنا احسان تمام کر دیا''
اور دین اسلام کو تمہارے لیے پسند کیا۔ اور اسلام کے ماننے والوں کو مسلمین کے نام سے یاد کیا ہے:

''ملة أبيكم ابراهيم هو سماكم المسلمين من قبل وفي هذا''

(سورہ حج: 78)

''یہ دین تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اسی نے پہلے سے (قرآن اترنے سے پہلے) تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اور اس (قرآن) میں بھی۔ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے رکھے ہوئے ناموں ''مسلمین''، ''مومنین'' عباد اللہ'' کے ذریعہ آپس میں ایک دوسرے کو پکارو۔''

(ترمذی: کتاب الامثال: 5148، حدیث نمبر: 2863، 2864، مسند ابی یعلی: 1423140، حدیث نمبر: 1571)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلف اور سلفیت

جب اللہ رب العزت نے امت محمدیہ کے لیے ''اسلام'' اور ''مسلم'' (مسلمان) کا لقب منتخب کیا اور پسند فرمایا ہے، تو پھر اس لقب کے بعد مزید کسی دوسرے لقب کی ضرورت کیسے اور کیوں پیش آئی؟ اسے سمجھنے کے لیے ہمیں پیچھے لوٹ کر فتنۂ کبریٰ خلیفہ راشد سوم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی شہادت اور اس پر مرتب ہونے والے اثرات پر غور کرنا ہوگا۔

حضرت عثمان کی مظلومانہ شہادت کے بعد امتِ مسلمہ مختلف جماعتوں اور کیمپوں میں منقسم ہو گئی ۔ شروع میں یہ اختلافات سیاسی نوعیت کے تھے، جو بعد میں چل کر دینی شکل اختیار کر گئے، اور اسی کے بعد سے نئی نئی جماعتوں اور فرقوں کا ظہور ہونے لگا۔ ہر جماعت اور ہر فرقہ اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہتا اور اسلام سے وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو حق پر ثابت کرتا۔ لہٰذا علمائے کرام نے باطل فرقوں اور راہِ حق سے برگشتہ جماعتوں سے اہل حق کو ممتاز کرنے کے لیے ،، اہل السنۃ والجماعۃ،، کی اصطلاح ایجاد کی۔ اس اصطلاح سے خوارج، اہل تشیع، روافض اور معتزلہ وغیرہ سے تمیز مقصود تھی۔ اس اصطلاح سے تمام علمائے حق راضی اور متفق تھے۔ لیکن پھر ،، اہل السنہ والجماعۃ،، کے درمیان بھی اختلاف رونما ہوئے۔ فلسفہ اور علم الکلام سے اشتغال رکھنے کی وجہ سے مختلف مکاتب فکر اور جماعتیں ظہور پذیر ہوئیں۔ جنہوں نے اپنے لیے الگ الگ اصول وضابطے متعین کر لیے، اور ،، اہل السنہ والجماعۃ،، سے وابستگی ظاہر کرتے ہوئے ہر ایک نے اپنے آپ کو کتاب وسنت کا حامل وعلمبردار قرار دیا۔ ان حالات میں اُن تمام باطل اور منحرف جماعتوں اور مکاتب فکر سے امتیاز کے لیے اہلِ حق نے لفظ ''سلف'' کاااانتخاب کرتے ہوئے اس کی طرف اپنی نسبت کی۔ مطلب ''سلف'' اور ''سلفی'' کی اصطلاح بھی ایک ضرورت کے تحت ایجاد کی گئی ہے۔

اگر ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ سلفیت یا سلفی دعوت کا مفہوم خالص اسلام اور سنتِ نبوی کی دعوت ہے، اس اسلام کی طرف لوٹنے کی دعوت ہے جو اسلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں لے کر آئے تھے اور جس کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ سے حاصل کیا تھا۔ اگر سلفیت کا یہی مفہوم ہے۔ اور حقیقتاً یہی ہے بھی تو سلفی دعوت حق ہے اور اس کی طرف نسبت کرنا بھی حق ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ''سلفی'' نسبت اختیار کرنے میں شرعی اعتبار سے کوئی قباحت نہیں۔ ایسے شخص کے بارے میں جو یہ کہتا ہے: میں مذہب سلف'' پر ہوں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایسے شخص کو مطعون نہیں کیا جائے گا جو مذہب سلف کے التزام کو ظاہر کرتا ہے اور مذہب سلف کی طرف اپنا انتساب کرتا ہے۔ اور اتفاق رائے سے اس کی بات کو قبول کیا جائے گا، کیونکہ سلفی مذہب حق ہے۔''

علامہ ذہبی نے بھی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ولقد نصر السنة المحضة والطريقة السلفية، واحتج لها ببراهين ومقدمات لم يسبق اليها''

''ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنتِ محضہ اور سلفی طریقہ کی حمایت کی، اور اس کے لیے ایسے دلائل اور مقدمات سے احتجاج کیا جو ان سے پہلے کسی سے بھی بن نہ پڑے تھے۔''

(مقالات داؤد غزنوی، ص:231،255)

ابن خلدون نے بھی قدیم علمائے متقدمین کے لیے ''العقائد السلفیة'' کا لفظ کئی جگہ استعمال کیا ہے۔

(مقدمہ ابن خلدون، ص:496، شیخ عبدالرحمٰن بن یحییٰ معلّمی، 1386ھ، نے بھی اپنی کتاب ''القائد الی تصحیح العقائد''، ص:47، 51، 119، 55، میں، محدث عصر علامہ ناصرالدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مختصر العلو''، ص:122، اور ''التوسل''، ص:156، میں اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے: ''تنبیہات ہامۃ علی ماکتبہ محمد علی الصابونی فی صفات اللہ عزّوجل''، ص:34، 35، میں، اسی طرح اور دیگر اہل علم و فضل نے منہج سلف اور طریقۂ سلف پر گامزن لوگوں کے حق میں ''سلفی'' یا ''سلفیین'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

سعودی عرب کے ایک عالمِ دین ڈاکٹر عبداللہ بن صالح عبیلان اسی موضوع پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس سلسلے میں سب سے پہلی بات جس کا جاننا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم القاب کو باعث تقرب الی اللہ نہیں سمجھتے، ہم ''اہل السنہ والجماعۃ'' کے لقب کو اس لیے اہمیت دیتے ہیں کہ ہمارے سلف صالح نے اس اصطلاح کو اہمیت دی ہے اور حقیقت میں وہی (اہل حق کی) جماعت ہے۔ اس لیے جو انہوں نے کہا وہی تم بھی کہو۔ جس سے وہ باز رہے، تم بھی باز رہو۔ انہوں نے اس نام کو مستحسن قرار دیا، اور دیکھا کہ یہ نام ان کو مبتدعہ اور گمراہ لوگوں سے الگ کرتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہیں اور قرآن میں بھی یہی کہا گیا ہے: ''هو سماكم المسلمين من قبل وفي هذا''

بالکل یہی معاملہ لفظ ''سلف''، ''سلفی'' اور ''سلفیون'' کا بھی ہے۔ اگر ہم اپنے آپ کو سلفی کہتے ہیں تو بوقت ضرورت دوسروں سے تمیز کے لیے، جس طرح اللہ رب العزت نے انصار کو ''انصار'' لفظ سے ممتاز کیا اور مہاجرین کو ''مہاجرین'' لفظ سے۔ اور اس تمیز پر وہ راضی ہوا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انصار اور مہاجر دونوں ایک ہی امت تھے اور سب کے سب مسلمان تھے۔ معلوم ہوا کہ اگر ہم کو تمیز کی ضرورت پیش آئے تو (اپنے آپ کو ''سلفی'' لفظ کے لقب سے) ممتاز کر سکتے ہیں۔

(مجلّہ الفرقان، الکویت، مجریہ بابت شوال 1417ھ، شمارہ 83، ص: 27)

سلفیت کی ابتداء:

اس لفظ کا استعمال بطور اصطلاح، ''اہل السنۃ والجماعۃ'' کی طرح نیا ہے۔ جس ضرورت کے پیش نظر، ،اہل السنہ والجماعۃ، ، کی اصطلاح وجود عمل میں آئی، اسی ضرورت کے تحت ''سلفیت'' کا وجود بھی ظہور پذیر ہوا۔ لیکن یہ اصطلاح کب وجود میں آئی؟ اس کی تحدید اور تعیین قدرے مشکل ہے۔ لیکن اتنا طے ہے کہ یہ بھی قدیم اصطلاح ہے۔ اس کو عصر حاضر کی پیداوار بتلانا، یا شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی اصلاحی تحریک سے مربوط کرنا، یا مغربی استعمار سے منسلک کرنا قطعاً غلط ہے۔ یہ ایک قدیم اصطلاح ہے اور زمانہ قدیم سے اس نام سے ایک جماعت کا وجود رہا ہے۔ ے علامہ سمعانی (562ھ) نے اس اصطلاح کا ذکر اپنی کتاب ''الانساب'' (7273) میں کیا ہے۔ علامہ ابن اثیر (630ھ) نے بھی ''اللباب (2126) میں لکھا ہے کہ ''اس نسبت سے ایک جماعت معروف ہے۔ یہ تو اپنی جگہ طے ہے کہ کم سے کم علامہ سمعانی کے زمانہ 562ھ میں یا اس سے پہلے سلفیوں کی جماعت موجود تھی۔ کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک سے دولت کے حصول کی غرض سے ہندوستان کے اہل حدیثوں نے بھی سلفیت کا لبادہ اوڑھ لیا، حالانکہ ذرا غور کرنے سے اس بہتان کی قلعی کھل جاتی ہے کہ بہت پہلے سے اور جبکہ پٹرول وڈالر کی چمک دمک ابھی پردۂ خفا میں تھی، یہ لفظ مستعمل ہو چکا تھا۔ مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے 1336ھ مطابق 8 191 میں دربھنگہ میں ''مدرسہ سلفیہ'' کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا۔ پھر جب ''مدرسہ احمدیہ'' آرہ مولانا عبداللہ غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے دہلی چلے جانے کے بعد بے رونق ہو گیا، تو عظیم آبادی نے اسے دربھنگہ منتقل کرکے مدرسہ سلفیہ میں ضم کر دیا اور اس کا نام ''دارالعلوم احمدیہ سلفیہ'' دربھنگہ رکھا۔ ''سلفیہ'' کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اضافے کا سبب احمدیوں (مرزائیوں) سے اشتباہ کو دور کرنا تھا۔ (تحریک اہل حدیث تاریخ کے آئینے میں، ص:492) اسی طرح در بھنگہ میں ہی ڈاکٹر محمد فرید رحمۃ اللہ علیہ نے 1933ھ میں "مطبع سلفی" در بھنگہ کے نام سے ایک پریس قائم کیا تھا۔ جس میں دارالعلوم احمدیہ سلفیہ در بھنگہ کا ترجمان "ماہنامہ مجلّہ سلفیہ" چھپتا تھا، جواب "الھدی" کے نام سے جاری ہے۔

عربی زبان کے نامور ادیب مولانا عبدالعزیز میمنی رحمۃ اللہ علیہ (1978ء) اپنی نسبت "سلفی اثری" لکھا کرتے تھے، جیساکہ ان کی مختلف تالیفات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کی طباعت کی نوبت 1342ھ، 1343 اور 1345ھ میں آئی، جبکہ مضامین بہت پہلے کے لکھے ہوئے تھے۔ کیا ان کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے بھی سلفی نسبت کسی مقصد کے حصول کی خاطر اختیار کی تھی؟

شہر بنارس میں مقیم ریاست ٹونک کے جید عالم دین، صاحب علم وفضل مولانا عبدالکریم (1886ھ) اپنے لیے "سلفی" نسبت اختیار کیے ہوئے تھے۔ موصوف سید احمد شہید کے تربیت یافتہ اور اسماعیل شہید (رحمہم اللہ) کے شاگرد تھے۔ 1886ھ میں بنارس میں وفات پائی۔

مولانا محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ (1968ئ) بھی سلفی نسبت کرتے تھے۔

مولانا عبدالحق محدث بنارسی (1286ھ) بھی سلفی نسبت کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کا نام "مسلمین" رکھا ہے۔ "**ھو سماکم المسلمین**" اس کے باوجود انہیں مومنین، قانتین، صابرین، عابدین، ساجدین جیسے صفاتی ناموں سے پکارا ہے۔؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ہیں محمد اور احمد۔ پھر بھی آپ کو بشیر، نذیر، سراج منیر، وغیرہ صفاتی ناموں سے یاد کیا۔ بہر حال مختلف اوقات میں یا ایک ہی وقت میں مختلف نام والقاب اختیار کرلینے سے شریعت میں کسی قسم کی مخالفت لازم نہیں آتی۔ یہی حال "محمدی"، "اہل الحدیث" اور "اہل الاثر" جیسے القاب کا بھی ہے۔

لہٰذا، ہم دعا گو ہیں کہ اللہ ہمیں حق کو پہچاننے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اہل حق کو باہمی منافرت وانتشار سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

وما توفیقی الا باللہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "